اسلام میں غیبت کی اجازت کہاں تک ہے؟

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلام میں غیبت کی اجازت کہاں تک ہے؟

ایک بہن کا دکھ بھرا سوال ہے کہ اسلام میں غیبت کی اجازت کہاں تک ہے؟ وہ یہ بات گھریلو پریشانی اور سسرالی کلفت کے تناظر میں کر رہی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ بعض اوقات انسان انتہائی مجبور ہو جاتا ہے وہ اپنے حالات سے تنگ ہو کر کسی کو اپنے حالات سے آگاہ کرنا چاہتا ہے۔ایسے حالات کبھی اپنے ہی گھر والوں کی طرف سے پریشان کن ہوتے ہیں تو کبھی ایک عورت کو اپنے سسرال والوں کی طرف سے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ خواتین اپنے سسرال کی شکوہ بھری باتیں اپنی کسی سہیلی سے کیا کرتی ہیں اب مسلہ یہ ہے کہ یہ ہے تو غیبت مگر پھر انسان اسطرح تو گھٹ گھٹ کر جیئے گا پھر ایسی صورت میں سسرال میں تکلیف وپریشانی جھیل رہی خواتین یا اپنے گھر والوں کے ظلم وجور سہنے والوں کو کیا کرنا چاہیے؟

سماج میں غیبت عام ہے، چھوٹی سی چھوٹی تکلیف پر ہم ایک انسان کی گھنٹوں برائی کرتے ہیں اور جابجا مختلف لوگوں سے اس کی غیبت کرکے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ یہ تو تکلیف کا معاملہ ہے، بغیر تکلیف کے بھی غیبت کرنا ہمارا شیوہ بناہوا ہے۔کچھ لوگوں کی زندگی کا مقصد ہی دوسروں کی غیبت کرنا ہے۔اس معاملہ میں عورتیں مردوں سے کہیں آگے ہیں۔ ہمیں جان لینا چاہئے کہ غیبت کا انجام بہت ہی برا اور بھیانک ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ بہت سے لوگ دن بھر غیبت کرتے ہیں اور غیبت کیا ہے اس کا انجام کیا ہے جانتے ہی نہیں۔

عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: أتدرون ما الغيبة؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: ذكرك أخاك بما يكره. قيل أفرأيت إن كان في أخي ما

أقول؟ قال: إن كان فيه ما تقول، فقد اغتبته، وإن لم يكن فيه فقد بهته(صحيح مسلم: 2589)

ترجمہ: حضرت أبوہریرہ رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا تذکرہ کرنا ایسی بات سے جو اسے ناپسند ہے، ایک صحابی نے عرض کیا: اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہوں تب بھی یہ غیبت ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر اس میں وہ بات ہے جو تم کہہ رہے ہو تو یقیناً تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو یقیناً تم نے اس پر بہتان لگایا۔

اس حدیث کی روشنی میں کسی آدمی کا اس کی پیٹھ پیچھے ناپسندیدہ تذکرہ کرنا، وہ تذکرہ خواہ اس کی برائی، مال ودولت، خاندان، اوصاف، غربت وناداری، تمسخر یا دین ودنیا سے متعلق کسی سبب سے ہو ساری باتیں غیبت کے زمرے میں آتی ہیں۔

غیبت کے اسباب میں ایک سبب بدظنی ہے، آدمی دوسروں کے بارے میں براگمان کرکے اس کی غیبت شروع کردیتا ہے جبکہ اللہ تعالی ہمیں کسی کے متعلق براگمان کرنے سے منع کرتا ہے۔ اکثر غیبت کے پیچھے بغض وحسد کام کرتا ہے، دوسروں کی نعمت اور اس کی دنیاوی یا دینی شان وشوکت سے جل بھن کر لوگوں کے سامنے ان کی غیبت کیا کرتا ہے۔ اسلام نے ہمیں حسد کرنے اور کسی سے بغض رکھنے سے منع کیا ہے۔ اسی طرح دوسروں کا خواہ مخواہ مذاق اڑانا اور کسی دوسرے کو غیروں کے سامنے بے وجہ ذلیل ورسوا کرنا بھی غیبت کا سبب ہے اور یہ سبب بڑے گناہ کا باعث ہے۔ اسلام ہمیں اپنی زبان اور ہاتھ کے شر سے دوسروں کو محفوظ رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ کبھی انسان اپنا عیب چھپانے کے لئے دوسرے کو معطون کرنا شروع کردیتا ہے جبکہ اسلام نے ہمیں دوسروں کا عیب چھپانے کا حکم دیا ہے، اگر وہ عیب اس میں موجود نہیں اور الزام لگائیں تو یہ انسانیت سے گری ہوئی بات ہے اور اللہ کے نزدیک شدید عتاب کا باعث ہے۔ کبھی کبھی غصہ بھی غیبت کا سبب بن جاتا ہے، ہمیں اپنے غصے کو قابو میں رکھنا چاہئے اور انسان مالی یا جسمانی اعتبار سے کمزور ہو یا طاقتور اس کا احترام کرنا چاہئے، اسلام نے ہمیں دوسروں

کے خون، مال اور اس کی عزت و آبرو کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔ کچھ لوگ دوسروں کو غیبت کرتا دیکھ کر وہ بھی غیبت شروع کر دیتا ہے، ایسے میں ہمیں غیبت والے ماحول سے دور رہنا چاہیئے اور مقدور بھر چغلخوروں کی اصلاح بھی کرنی چاہیئے۔

معاشرتی طور پر ایک ایسا موڑ بھی آتا ہے جہاں آدمی کو حق بیانی کی ضرورت پڑتی ہے اس وقت غیبت کرنا جائز ہے۔ جائز غیبت کا تین ہی مقصد ہے ایک تو یہ کہ ظلم سے نجات حاصل کرنا ہو، دوسرا اصلاح مقصد ہو اور تیسرا ضرورت کے تحت ہو۔

ظلم سے نجات کے لئے غیبت اس طرح کی ہو سکتی ہے مثلاً کوئی عورت سسرال میں ظلم و ستم برداشت کرتی آرہی ہے، شوہر سے ظلم روکنا مشکل ہے یا ظلم میں شوہر بھی شریک ہے تو اس وقت گھر والوں سے سسرال کی پریشانی ذکر کرنا گناہ کا باعث نہیں ہے بلکہ یہاں مقصد ظلم سے نجات حاصل کرنا ہے مگر یاد رہے کہ عورتیں معمولی معمولی باتوں پہ شوہر کی یا سسرال والوں کی شکوے شکایات کرنا شروع کر دیتی ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ عورتوں کو معمولی مشکلات پہ صبر سے کام لینا چاہیئے اور اگر ایسی مشکل درپیش ہو جائے جس پہ صبر کرنا محال ہو تو پھر اس کے ازالے کا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔

اصلاح کے مقصد سے غیبت کی صورت یہ ہو گی کہ کوئی شراب پینے والے ہو، مال میں خیانت کرنے والا ہو، ذمہ داری میں کوتاہی برتنے والا ہو یا جرم و گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہو تو اولا ہمیں صاحب معاملہ سے ہی اس کا ذکر کر کے اصلاح کی صورت نکالنی چاہیئے، اگر صاحب معاملہ سے ملنا مشکل نہ ہو یا اس کو نصیحت کر کے فائدہ نہ پہنچا ہو تو پھر یہ بات ذمہ دار تک پہنچانی چاہیئے اور مناسب کاروائی کرنی چاہیئے تاکہ اس قسم کے جرائم اور برائیوں کا سدباب ہو سکے۔

ضرورت کے وقت غیبت کی صورت یہ ہو گی کہ کوئی ہم سے کسی شخص کے اخلاق و کردار سے متعلق پوچھے اور اس شخص کا پوچھنا کسی ضرورت کے تحت ہو مثلاً نکاح کا معاملہ ہو یا کسی پر الزام تراشی کا معاملہ ہو تو ہمارے لئے

اس وقت مطلوبہ آدمی کے اوصاف وعادات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ضرورت کی اور بھی کئی صورت ہوسکتی ہے عدالت میں گواہی یا فتوی کے وقت استفسار وغیرہ

اللہ تعالی ہمیں غیبت سے بچائے۔ آمین

****

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

29 October 2020